سوال

(79) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسائل میں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسائل میں :

(اول) یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کا حاضر ناظر جان کرورد کرنا جائز ہے یا نہ اور اس ورد کا پڑھنے والا کیسا ہے ؟

(دوم) بغداد کی طرف منہ کرکے اور بعضے گلے میں کپڑا بھی ڈال کر دست بستہ ہوکر گیارہ قدم چلتے ہیں، اور پیر پرستی استمداد واستعانت کرتے ہیں، یہ لوگ کیسے ہیں ؟

(سوم) گیارہویں واسطے ازدیادمال اور استعانت اور استغاثہ کے مصائب میں کرتے ہیں جائز ہے یا نہ، اور اگر یہ اعتقاد محض ایصال ثواب کےلیے کیا جائے تو تعیین یوم کیسا ہے ؟

(چہارم) جو شخص ان افعال مذکورہ کا مجوز دمفتی اور مروج اور مثبت اور مصر ہووہ کیسا ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنی درست ہے یا نہ، اور اہل سنت والجماعت اور مذاہب اربعہ سے کسی مذہب میں داخل ہے یا نہ ؟

(پنجم) جو لوگ افعال مذکورہ کے مرتکب اور مقتد ہوں، ان کے ساتھ مخالطت اور مجانست اور مواکلت اور مشاربت اور مناکحت درست ہے یا نہ، ان کے ساتھ السلام علیکم کرنا جائز ہے یا نہ ؟

(ششم) جو شخص ان افعال مذکورہ سے مانع ہو، اس پر فتویٰ تکفیر اور اتہام وہابیت وانکار ولایت اولیاء اللہ کا لگانا کیسا ہے، اور اس مانع کے پیچھے نماز پڑھنی درست ہے یا نہ ؟ ((بینوا بالایات القرآنیۃ والاحادیث النبویۃ والروایات الفقہیۃ توجروا))

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ قیود سوالات سائل سے صاف ظاہر ہے کہ جس کا یہ عقیدہ ہے، وہ مشرک ہے کیونکہ غیر اللہ کو حاضر ناظر جاننا اور اس کے نام کا مثل اسماء الٰہی درود وظیفہ کرنا اور اس سے حاجات طلب کرنا، اور گیارہ قدم بسولے بغداد بہ نیت جانب قبر غوث الاعظم مثل داب نماز وسنت بستہ ہوکر چلنا اور پھر رجعت قہقری اس آداب سے کرنا کہ جس کو اصطلاح مشرکین بتدعین میں، نماز غوثیہ اور ضرب الاقدام، کہتے ہیں، اور استمداد اور استعانت غیر اللہ سے کرنا، اور ایسے افعال شرکیہ بدعیہ کا مرتکب ہونا طریقہ مشرکین کا ہے کیونکہ عقیدہ ثبوت علم غیب کا سوائے ذات باری «عَزَّ اِسْمُہٗ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ» کے کسی نبی یا ولی یا غوث یا قطب یا پیر یا مرشد کے ساتھ رکھنا عین شرک ہے، بدلیل آیات بینات قرآن مجید

واحادیث رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم اور روایات فقہیہ کے۔ اَمَّا الْاٰیٰتِ۔ (آیات قرآنیہ تو یہ ہیں)

قُل لَّا یَعْلَمُ مَن فِی السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَیْبَ إِلَّا اللَّهُ وَمَا یَشْعُرُونَ أَیَّانَ یُبْعَثُونَ ٦٥ النمل

''آپ کہہ دیں کہ آسمان اور زمین میں کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے سوا غیبت کی باتیں نہیں جانتا اور کسی کو بھی معلوم نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔''

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن یَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَن لَّا یَسْتَجِیبُ لَهُ إِلَىٰ یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ٥ الاحقاف

''اس آدمی سے زیادہ گمراہ کون شخص ہے، جو اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کو پکارے جو اس کی التجاؤں کو قیامت تک بھی قبول نہیں کرسکتے، بلکہ وہ تو ان کے پکارنے ہی سے بے خبر ہیں۔''

وَلَا تَدْعُ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا یَنفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّکَ إِذًا مِّنَ الظَّالِمِینَ ١٠٦ یونس

''تو اللہ کے سوا ایسی چیزوں کو نہ پکار و جو نہ نفع دے سکیں اور نہ نقصان پہنچا سکیں، اگر تو نے ایسا کیا تو ظالموں میں سے ہو جائے گا۔''

((واما الاحادیث۔ ففی حدیث الجادیات قالت احد لھن وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال دعی ھذہ وقولی الذی کنت تقولین۔ وعَن عاءِشۃ رضی اللہ عنہا قالت من اخبرک ان محمداً ﷺ یعلم الخمس التی قال اللہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ الآیۃ۔ فَقَدْ اَعْظَمَ الفریۃ رواہ مسلم۔ قال النبی ﷺ وَاللّٰہِ لَا اَدْرِیْ وَاللّٰہِ لَا اَدْرِیْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ رواہ البخاری کذا فی المشکوٰۃ))

''اب رہیں احادیث: تو لڑکیوں والی حدیث میں یہ بھی ہے کہ ایک لڑکی نے ان میں سے کہا، ہم میں ایسے نبی ہیں جو کل ہونے والی باتیں جانتے ہیں، تو آپ نے فرمایا، اس بات کو چھوڑ دے، اور جو پہلے کہتی تھی وہی کہتی جا، اور حضرت عائشہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ جو آدمی تجھے یہ خبر دے کہ محمد ﷺ ان پانچ چیزوں کو جانتے تھے، جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کہ اللہ ہی کے پاس ہے قیامت کا علم الآیۃ۔ تو اس نے بہت بڑا جھوٹ بولا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم، میں نہیں جانتا، خدا کی قسم! میں نہیں جانتا۔ حالانکہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں کہ میرے متعلق کیا کیا جائے گا اور تمہارے متعلق کیا فیصلہ ہوگا، اس کو بخاری نے روایت کیا، مشکوۃ میں بھی اسی طرح ہے۔''

اور بخاری و مسلم میں حدیث الافک مصرح ہے، کہ جب منافقین نے بہتان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر باندھا، ایک مدت تک رسول اللہ ﷺ کو کس قدر اہتمام تحقیق برات صدیقہ رضی اللہ عنہا میں رہا اور قلب مبارک سے شک ذنب کا ان سے قبل اس نزول آیات برأت کے بارگاہ قدوس سے رفع نہ ہوا، جب آیات برأت نازل ہوئیں، تب یقین ہوا اگر علم غیب آپ کو ہوتا تو اس قدر رنج و غم اور اہتمام شان حادثہ کیوں ہوتا۔ قصہ حدیث کا اس بات کا واسطے نذیر عریان ہے، اور حدیثیں بھی بہت ہیں۔

((واما الروایات الفقھیۃ۔ قال الملاء علی قاری فی شرح فقہ الاکبر ثم اعلم اَنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَا یَعْلَمُوْنَ الْمُغَیَّبَاتِ لمعارضۃ قولہ تعالیٰ قُلْ لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہَ۔ وقال فی البزازیۃ وغیرھا من الکتب الفتاوی من قال رواح المشائخ حاضرۃ تعلم یکفر وقال الشیخ فخر الدین بن سلیمان الحنفی فی رسالت ومن ظن ان المیت بتصریف فی الامور دون اللہ واعتقد بہ ذلک کفر کذا فی البحر الرائق فعلم ان علم اللہ سبحانہ وتعالیٰ ازلی وابدی ومحیط بما کان ومایکون من جمیع الاشیاء بقضھا وقضیضھا وقلھا وجلھا ونقیرھا وقطمیرھا وصغیرھا وکبیرھا ولایخرج من علمہ وقدرتہ شئی لان الجھل بالبعض والعجز عن البعض نقص واقتضاء ھذہ النصوص القطعیۃ ناقۃ العموم وشمول قدرتہ فھو بکل شئی علیم وھو علی کل شئی قدیر۔))

''اب رہیں، فقہی روایات تو ملا علی قاری نے، فقہ اکبر کی شرح میں کہا ہے۔'' پھر جان لینا چاہیے کہ انبیا علیہم السلام غیب کی باتیں نہیں جانتے، کیونکہ یہ عقیدہ اللہ تعالیٰ کی اس آیت کریمہ کے خلاف ہے، کہ آپ کہہ دیں کہ کوئی بھی آسمان اور زمین میں اللہ تعالیٰ کے سوا غیب نہیں جانتا، اور بزازیہ وغیرہ کتاب فتاویٰ میں کہا ہے کہ جو آدمی یہ کہے کہ بزرگوں کی روحیں حاضر ہیں اور سب کچھ جانتی ہیں۔ اس پر کفر کا فتویٰ دیا جائے گا۔ اور شیخ فخرین بن سلیمان حنفی نے اپنے رسالہ میں کہا ہے کہ جو آدمی یہ عقیدہ رکھے کہ مردہ الہ تعالیٰ کے سوا لوگوں کے امور میں تصرف کرسکتا ہے تو وہ کافر ہو جائے گا۔ بحر الرائق میں بھی اسی طرح ہے، تو اب معلوم ہوا کہ اللہ سبحانہ کا علم ازلی ابدی ہے، اور ما کان ومایکون (جو ہو چکا ہے اور جو ہوگا)

سب اشیاء کو محیط ہے، خواہ وہ چھوٹی ہوں یا بڑی، تھوڑی ہوں یا بہت اور اس کے علم اور قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں ہے، کیونکہ بعض اشیاء سے بے خبری اور بعض اشیاء سے عاجز آ جانا نقص ہے اور ان نصوص قطعیہ کا بولتا ہوا تقاضا ہے کہ اس کا علم عام ہے، اور اس کی قدرت ہر چیز کو شامل ہے اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

پس یہ علم اور قدرت خاصہ باری عالم الغیت قادر مطلق کا ہے اس میں شریک کرنا نبی کو یا ولی کو عین شرک ہے، اور جو امور غائبہ پر انبیاء علیہم السلام یا اولیائے کرام کو انکشاف ہوا ہے بسو محض بوحی و اعلام یا الہام الٰہی ہوا۔

قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور وہ اس کے علم میں سے کوئی چیز بھی معلوم نہیں کر سکتے مگر جو وہ چاہے۔''

اور یہ علم جو علام حق سبحانہ و تعالیٰ مقربان خاص الخاص کو ہوتا ہے، ذات سید کائنات علیہ الصلوۃ کو بہ نسبت اور انبیاء عظام و اولیائے کرام کے اگرچہ بوجہ اکمل ہے لیکن علم علام الغیوب سے مماثل نہیں۔

قال اللّٰہ تعالیٰ قُلْ لَّا اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰہِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ الآیۃ

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ کہہ دیں کہ میں نہیں کہتا ہے کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، اور نہ ہی میں غیب جانتا ہوں الآیۃ۔''

((وقال الامام فخر الدین الرازی رحمۃ اللّٰہ علیہ فی تفسیرہ الکبیر تحت اٰیہ قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ الآیۃ انہ نا بین انہ المختص بعلم الغیب والآیۃ سلقت الاختصاصہ تعالیٰ بعلم الغیب وان العباد لا علم لھم بشئی منہ واما قولہ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ صفۃ لاھل السمٰوٰتِ والارض نفی ان یکون لھم علم الغیت انتھی مختصراً))

''امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر کبیر میں آیت قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ کے ماتحت فرمایا ہے، جب اللہ تعالیٰ نے یہ ظاہر کر دیا کہ وہی غلم غیب کے ساتھ مختص ہے اور آیت اللہ تعالیٰ کے علم غیب کی خصوصیت کے متعلق پہلے گذر چکی ہے، اور بندوں کو اس کی اشیاء میں سے کسی چیز کا علم نہیں ہے، اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول وما یشعرون ایان یبعثون، یہ تمام آسمان اور زمین والوں کی صفت ہے اور اس میں ان کے علم غیبت کی نفی بیان کی گئی ہے۔ انتہیٰ۔''

دوم: یہ گیارہ قدم چلنا اصطلاح اہل شرک و بدعت میں اس کا نام ''صلوۃ غوثیہ'' ہے اور ضرب الاقدام بھی کہتے ہیں، یہ بھی شرک ہے، کیونکہ نماز خاص عبادت معبود حقیقی کی ہے، وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، غیر کی عبادت بدنی یا مالی، شرک ہے اور فاعل مشرک۔

سوم: گیارہویں جو معمولی بہ اور مہتمم بالشان اہل بدعت کی بہ نیت نذر غیر اللہ اور تقریب غیر اللہ کے ہے، یہ بھی شرک ہے، کیونکہ عبادت مالی بھی غیر معبود برحق کے لیے حرام اور شرک ہے، اور اگر نیت ایصال ثواب ہو، تو خالصتاً لوجہ اللہ دے کر بے تعیین یوم ایصال میت کریں، اور نام گیارہویں کا زائل کر دینا واجب ہے، کیونکہ یہ نام رکھا ہوا، اہل شرک و بدعت کا ہے، اگر کوئی خالص نیت سے گیارہویں نام رکھ کر ایصال کرے، تو بھی اہل توحید و سنت کے نزدیک محل تہمت ہے، او رمواضع تہمت سے بچنا ارشاد رسول اللہ ﷺ ہے۔

چہارم: جو شخص مجوز اور مفتی اور مروج ان امور کا ہے، العیاذ باللہ منہ، وہ راس المشرکین ہے، یعنی اپنے تابعین مشرکین کا رئیس ہے، اس کے پیچھے نماز درست نہیں، اور جب کہ دائرہ توحید و سنت سے وہ خارج ہوا، تو کسی مذہب میں مذہب اربعہ سے کب داخل رہا۔

پنجم: جن لوگوں کا یہ عقیدۂ بد اور ایسے افعال شرکیہ بدعیہ ہوں، ان سے معاملہ ترک کرنا چاہیے۔ جب تک تائب نہ ہوں۔

((قد جاء فی الحدیث من احب اللّٰہ و ابغض اللّٰہ و اعطی اللّٰہ و منع اللّٰہ فقد استکمل الایمان))

''حدیث میں آیا ہے، جو شخص اللہ کے لیے محبت رکھے اور اللہ کے لیے دشمنی رکھے اور اللہ کے لیے دے اور اللہ کے لیے بخل کرے تو اس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا۔''

شمیم: جو شخص ان افعال شنعیہ سے مانع ہو، وہ موحد سنی محب اولیاء ہے۔ قابل امامت ہے، اور اس کی امامت اولیٰ اور انسب ہے، اور اس کی تکفیر خود کفر کی تکفیر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔ حررہ الفقیر محمد حسین الدہلوی عفا اللہ عنہ۔ (فقیر محمد حسین)

((کیف یوکن عبد مساویا للہ جل جلالہ وعزاسمہ لان اللہ کبیر المتعال ذا العظمۃ والجلال موجد ومعطی للعباد وھم الاخذون منہ والمحتاجون الیہ فی الدنیا والآخرۃ۔ کتبہ محمد ابراہیم الدھلوی))

(یقال لہ ابراہیم) قادر علی عفی عنہ

اولاً معلوم کرنا چاہیے کہ قرآن فرقان وکلام رحمن جو نازل اشرف المخلوقین پر ہوا، تو محض اسی عقیدہ کی درستی کے لیے نازل ہوا ہے، مشرکین کے عقاید بد تھے یعنی اللہ تعالیٰ ورسول کے نزدیک درنہ فی زعمہم الباطل اپنے آپ کو تابعین ابراہیم کہلاتے تھے، اور حج بیت اللہ اور طواف وصوم وغیرہ عبادات کرتے تھے، ولیکن عقائد ان کے بد تھے، کہ انبیاء واولیاء کی تصویریں اور مورتیں بنا کر ان کی تعظیم ونذر نیاز کرتے تھے۔

((کما اخبر اللہ سبحانہ عنھم فی عدۃ مواضع ولیست لخفیۃ علی من لہ ادنی مس من القرآن والحدیث))

جس طرح کہ آج کل کے مسلمان تمام عبادات صوم وصلوۃ وحج وغیرہ بجالاتے ہیں اور انبیاء واولیاء کے حق میں ایسے عقائد رکھتے ہیں، جیسا کہ سائل نے بیان کیا، اور مجیب نے استعملہ اللہ لما یحب ویرضی جواب دیا، تو حقیقت میں یہ لوگ مشرک باللہ ہیں۔

((وان صلوا وصاموا وزعموا انھم مسلمون))

''اگرچہ وہ نمازیں پڑھیں، اور روزے بھی رکھیں، اور اپنے آپ کو مسلمان بھی کہیں۔ ۱۲''

جس طرح سے اللہ سبحانہ نے مشرکین مکہ کی عبادت قبول نہیں فرمائی، اور عقیدہ کی درستی کا ارشاد فرمایا، ویسے ہی جب تک آج کل کے مسلمان عقیدے ٹھیک موافق فرمان خدا اور رسول کے نہ کریں گے، کوئی عبادت قبول نہ ہوگی، واللہ اعلم حررہ العاجز محمد عبدالوہاب الفنجابی۔ (خادم شریعت رسول الادب ابو محمد عبدالوہاب)

ایسا اعتقاد رکھنے والا سرے سے اسلام میں داخل نہیں، چار مذہب کا کیا ذکر ہے۔ کریم الدین عظیم آبادی۔

ایسا عقیدہ صریح کفر اور شرک ہے، عبدالکریم بنگالی، الجواب صحیح۔ عبدالحمید عفی عنہ عظیم آبادی۔

واقعی جواب دونوں مجلیبوں کا صحیح ہے۔ رد شرک اور نداء غیر اللہ میں اور جھکنے کی طرف غیر اللہ کے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے جھک کر سلام علیک کرنے کو یا جواب دینے کو حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ۔ صحیح۔ محمد زین ساکن شہر بدایون حنفی المذہب۔ جواب بہت صحیح ہے۔ ولی محمد فیض آبادی

جو شخص ایسا عقیدہ رکھے یا رواج دے، بارِیب وہ مشرک ہے۔ مصطفیٰ خان سوتری۔ (غلام حسین)۔ (غلام حسین، ضلع مونگیر)

ہذا الجواب صحیح۔ محمد دبیر الرحمن بنگالی۔ (ابو عبدالرحمن محمد وبیر الرحمن) (ابو محمد تائب علی)

اس طرح کا عقیدہ رکھنے والا، فتویٰ دینے والا چاروں مذہب میں کافر اور مشرک ہے، لاریب ولاشک فیہ۔ ابو اسمٰعیل یوسف حسین خان پوری، پنجابی۔

جواب صحیح ہے۔ محمد عبدالحکیم عفی عنہ۔

چاروں امام علیہم الرحمۃ کے نزدیک بے شک ایسا عقیدہ شرک اور کفر ہے۔ محمد عبدالغفور امرتسری

(سید محمد عبدالسلام غفرلہ) (سید محمد ابوالحسن) (محمد عبدالحمید) جلیسری

ایسا اعتقاد رکھنا سراسر شرک اور کفر ہے، اس کے معتقد کو ہرگز اسلام میں کچھ حصہ ونصیب نہیں ہے۔ رحیم اللہ پنجابی۔

اس عقیدہ والا آدمی جیسا کہ سائل نے لکھا ہے بے شک کافر اور مشرک ہے، چاروں مذاہب سے خارج ہونا تو بر کنار رہے۔ (نور محمد)

جس شخص کا یہ عقیدہ ہو، وہ شخص بلاشبہ مشرک ہے، کما ثبت، رحمت اللہ دنیا پوری۔ المجیب مصیب، نمقہ علی احمد بن مولوی سامرور دی عفی عنہ الصمد۔

جس شخص کا یہ اعتقاد ہے، بلاشک سب اماموں اور صحابہ کے نزدیک کافر ہے، مسکین فضل الٰہی۔

الجواب صحیح والرائے نجیح، محمد حمایت اللہ عفی عنہ جلیسری۔ فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۱۱۲۔ ۱۱۳

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 09 ص 157-164

محدث فتویٰ